ٹیکسٹائل انجینئرنگ: طلبا اس شعبے میں بھی بہترین کریئر بنا سکتے ہیں

مومن فیاض احمد غلام مصطفیٰ

ٹیکسٹائل انڈسٹری کا شمار ملک کی قدیم ترین صنعتوں میں ہوتا ہے۔ پارچہ بافی (ٹیکسٹائل) مالیگاؤں، بھیونڈی، سولا پور، اچل کرنجی، دھولیہ مدراس وغیرہ کی سب سے بڑی وقدیم صنعت ہے۔ آزادی کے بعد ان علاقوں میں پارچہ بافی، ہینڈلوم سے کی جاتی تھی۔ بعد ازاں پاور لوم کا چلن بڑھ گیا۔ جس کی مدد سے سوتی کپڑے، پالیسٹر کپڑے اور رنگین کپڑے تیار کئے جانے لگے۔ مالیگاؤں، بھیونڈی جیسے شہروں میں غیر منظم طریقہ سے ہزاروں چھوٹے کارخانے جاری ہیں۔ نیز اس شعبے میں مالیگاؤں ترقی کی جانب گامزن ہے۔ پارچہ بافی انجینئرنگ کا ایک ایسا شعبہ ہے جس میں ترقی کے بے شمار مواقع ہیں اور اس شعبے میں تعلیم یافتہ نوجوانوں کے لیے روزگار اور ترقی کے روشن مواقع موجود ہیں۔ پارچہ بافی کی تعلیم حاصل کر کے اندرون ملک ہی نہیں بلکہ بیرون ملک بھی روزگار حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اس میں روزگار، خودمختار کاروبار، سرکاری وغیر سرکاری، ملکی وغیر ملکی تجارتی کمپنیوں میں بھی پرکشش ملازمتوں کے مواقع ہوتے ہیں۔ ٹیکسٹائل انجینئرنگ کی تعلیم بڑی اہمیت اور افادیت کی حامل ہے۔ ٹیکسٹائل انجینئرنگ میں ڈپلومہ کورس کے لیے طلباء کا کم سے کم دسویں کامیاب ہونا لازمی ہے۔ ٹیکسٹائل انجینئرنگ کا ڈپلومہ کورس 3 سالہ ہوتا ہے۔

ٹیکسٹائل انڈسٹری وہ صنعت ہے جو ٹیکسٹائل یعنی کپڑے، کمبل، آرائشی اشیاء، جھالری اور دیگر متعلقہ مصنوعات کی تیاری، ترمیم، اور تجارت سے متعلق ہے۔ یہ صنعت بہت وسیع ہے اور عموماً پنے، دھاگے، کپڑے بنانے والے مشینری، آلات، اور ٹیکسٹائل ڈیزائن کے حوالے سے تجارتی ہوتی ہے۔ اس کی زیادہ تر واحدات پاکستان، چین، بنگلہ دیش، ہندوستان، امریکہ اور برطانیہ میں پائی جاتی ہیں۔ ٹیکسٹائل انڈسٹری میں مختلف قسم کے کپڑے شامل ہوتے ہیں جیسے کہ پنے، ساٹین، لینن، مخمل، اور انتہائی مختلف دیگر اقسام کے فیبرکس۔ اس صنعت میں آخری مصنوعات کی تعمیر، کٹائی، سلائی، اور امبرائیڈری کام بھی شامل ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں، ٹیکسٹائل انڈسٹری میں فنیاتی ترقیات، دیگر صنعتی انتظامی نظام، اور صنعتی طریقہ کار بھی بہت اہم ہیں جو اسے ماہر بناتے ہیں۔

کچھ مشہور ادارے: ہندوستان میں ٹیکسٹائل انڈسٹری کے کالجات مختلف شہروں میں موجود ہیں۔ چند مشہور کالجات کی فہرست درج ذیل ہے:

1. National Institute of Fashion Technology (NIFT

یہ مختلف شہروں میں موجود ہے، جیسے کہ دہلی، ممبئی، بنگلور،

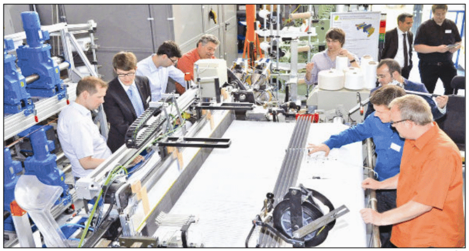

چینئی، کولکاتہ، چنئی، ہیما چل پردیش، جودھپور، بھوپال، رائی باریلی اور کانپور۔

2. National Institute of Design (NID

احمد آباد اور بنگلور میں ٹیکسٹائل ڈیزائن کے لئے معروف ہے۔

3. Pearl Academy

دہلی، ممبئی، نوئیڈا، جواہر لعل نہرو اور جیسلمیر میں فعال ہے۔ یہ کالجز مختلف ٹیکسٹائل ڈیزائن اور انجینئرنگ کورسیز پیش کرتے ہیں اور طلباء کو اس صنعت کے ماہر بنانے میں مدد فراہم کرتے ہیں۔

مہاراشٹر میں بھی کئی معروف ٹیکسٹائل انڈسٹری کے کالجات ہیں، جن میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں:

1. National Institute of Fashion Technology (NIFTS) Mumbai

بمبئی میں واقع یہ ایک معروف ادارہ ہے جو ٹیکسٹائل ڈیزائن کے مختلف کورسز فراہم کرتا ہے۔

2. Sasmira's Institute of Man-Made Textiles, Mumbai

ممبئی میں یہ ادارہ بھی ٹیکسٹائل انڈسٹری سے متعلقہ تعلیمات فراہم کرتا ہے۔

3. SNDT Women's University, Mumbai

یہ ادارہ بھی ممبئی میں واقع ہے اور ٹیکسٹائل انڈسٹری کے مختلف اساتذہ پیش کرتا ہے۔

دسویں کے بعد ٹیکسٹائل انجینئرنگ و ٹیکنالوجی شعبہ میں کریئر کے بہترین مواقع ہیں۔ فی الحال جامعہ محمدیہ ایجوکیشن سوسائٹی (ممبئی) کے زیر اہتمام جاری مولانا مختار احمد ندوی ٹیکنیکل کیمپس (منصورہ) میں ٹیکسٹائل انجینئرنگ کے شعبہ میں اس برس ٹیکسٹائل مینوفیکچررس ڈپلومہ کورس کی شروعات ہو رہی ہے۔ اس تین سالہ ٹیکسٹائل مینوفیکچررس ڈپلومہ میں داخلے کیلئے طلبہ کا دسویں کامیاب ہونا لازمی ہے۔

نصاب: یہ کورس چھ سیمسٹر پر مبنی ہے جس کے نصاب میں سال اوّل میں انگلش، میتھس، فزکس، کیمسٹری، انجینئرنگ میٹیریلز، تھیوری آف مشین، ٹیکسٹائل را میٹیریل، تھرموڈائنامکس انجینئرنگ، ڈرائنگ اور گرافکس، ورک شاپ پریکٹس اور دیگر مضامین شامل ہیں۔

دوسرے سال میں اسپنگ، ویونگ ٹیکسٹائل ٹیسٹنگ، ٹیکسٹائل میکینکس، ٹیکسٹائل کیمسٹری، الیکٹرانکس اور آرگینک کیمسٹری کے مضامین شامل ہیں۔ اس کے علاوہ اسٹیٹکس اینڈ کوالٹی کنٹرول، ٹیکسٹائل فزکس، اسپننگ پروسیس، فیبرک اسٹرکچر، بلیچنگ اینڈ ڈائینگ، پولیمر کیمسٹری، الیکٹروٹیکنیکس، یارن پروڈکشن اور انٹرنشپ شامل ہیں۔

تیسرے سال کے دوران طلبا ٹیکسٹائل انجینئرنگ، ٹیکسٹائل ٹیسٹنگ، اسپننگ پروسیس اینڈ پلاننگ، اسپننگ پریپریشن اینڈ کیلکولیشنز، ویونگ تھیوری اینڈ پریکٹس، ویونگ کیلکولیشنز، ڈائی اسٹف کیمسٹری، ٹیکسٹائل کیمیکل اینالیسز، پروڈکشن اینڈ پلاننگ ان ٹیکسٹائل فنشنگ، فائبر فزکس، اکنامک مینجمنٹ، یارن پروڈکشن اینڈ پلاننگ، یارن پروڈکشن کیلکولیشنز، ایڈوانس اسپننگ اسٹڈیز، اسپننگ پروجیکٹ، فائبر اسٹرکچر اینڈ ٹیکسٹائل ڈیزائننگ، فیبرک اینالیسز اینڈ پروڈکشن، ویونگ پروجیکٹ، ٹیکسٹائل پرنٹنگ، بلیچنگ اینڈ ڈائینگ اور ٹیکسٹائل پروجیکٹ شامل ہیں۔

جامعہ محمدیہ ایجوکیشن سوسائٹی کے صدر ارشد مختار کی ایماء پر پولی ٹیکنیک کالج میں دو نئی برانچ، ٹیکسٹائل مینو فیکچررس اور الیکٹرانکس اینڈ کمپیوٹر انجینئرنگ ڈپلومہ کی شروعات کی گئی ہے۔ ان دونوں کورسیس کو شروعات کرنے میں سکریٹری راشد مختار نے ایک مقصد کے تحت تمام تر سہولیات، اسٹاف، لیباریٹری، کلاس روم اور کورس کی منظوری دلانے میں عملی پہل کی۔ ان دونوں کورسیس کو شروع کرنے میں انتظامیہ کالج کے اسٹاف اراکین نے بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔ ہندوستان میں زراعت کے بعد یہ سب سے بڑی انڈسٹری ہے۔ اس میں روزگار کے بے شمار مواقع ہیں۔ دسویں کامیاب طلبا اس شعبے میں بھی بہتر کریئر بنا سکتے ہیں۔ ●●

حصول تعلیم میں اعلیٰ کارکردگی دکھانے کا دباؤ

کچھ عرصہ پہلے تک ذہنی دباؤ اور ڈپریشن کا تعلق بڑی عمر کے افراد کے ساتھ جوڑا جاتا تھا، تاہم اب اس بیماری نے بچوں اور نوجوان طبقے کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ امریکن کالج ہیلتھ ایسوسی ایشن کے مطابق، امریکی تعلیمی اداروں میں 15 سے 24 سال کے بچوں میں 1950ء کے عشرے کے مقابلے میں تین گنا زیادہ خودکشیاں ریکارڈ کی گئیں۔

برطانیہ کی صورتِ حال بھی کچھ مختلف نہیں، جہاں گزشتہ 10 سال کے دوران طلبا میں خودکشی کا رجحان 56 فی صد بڑھ گیا۔ صرف یہی نہیں، برطانیہ کی تاریخ میں پہلی بار دیگر عام افراد کے مقابلے میں طلبا زیادہ خودکشیاں کررہے ہیں۔ برطانوی اخبار کی ایک رپورٹ میں، بچوں کے ڈپریشن میں مبتلا ہونے کی سب سے بڑی وجہ امتحانات اور پڑھائی میں بہتر کارکردگی دِکھانے کے دباؤ کو قرار دیا گیا ہے۔

معاشرے میں بہتر مقام، نامور یونیورسٹی میں داخلہ، روزگار کے بہتر مواقع اور اسی طرح کے کئی خوابوں کی تعبیر کی کوشش میں نوجوان نسل کو اندرونی اور بیرونی دباؤ کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ امتحانات میں اچھے نمبرز کے ساتھ پاس ہونے، اپنے ہمسایوں، رشتہ داروں اور دوستوں کے بچوں کے مقابلے میں اچھی کارکردگی دِکھانے اور ان چیزوں کو سماج میں وقار کی حیثیت دینے سے والدین اپنے بچوں کو شدید ذہنی دباؤ میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ امتحانات کے دوران اور نتیجہ آنے سے قبل کچھ طلبہ اور طالبات میں ذہنی تناؤ اور دباؤ اتنا زیادہ ہوجاتا ہے کہ بعض اوقات اس کا نتیجہ انتہائی خطرناک نکلتا ہے۔

شعبہ تعلیم میں کسی بھی طالب علم کی ایک خاص درجہ کی علمی استعداد پرکھنے کو امتحان کہا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر طالب علموں کو تعلیمی سال کے دوران، ان کی جماعت میں پہلے پڑھایا جاتا ہے اور پھر متعین کردہ عرصے کے اختتام پر جانچ کی جاتی ہے کہ آیا دی گئی تعلیم سے انہوں نے کس حد تک استفادہ کیا ہے۔ اسی جانچ کا نام امتحان ہے۔ کسی بھی طالب علم کی اگلے درجے یا جماعت میں ترقی اس کی امتحان میں کامیابی سے مشروط ہوتی ہے۔

امتحان صرف علمی استعداد کی جانچ ہی نہیں بلکہ ایک مقابلہ بھی ہوتا ہے، جس میں کامیابی کی درجہ بندی کی جاتی ہے۔ امتحان کی قسم جو بھی ہو اور امتحان دینے والے نے خود کو اس کے لیے جس قدر بھی تیار کیا ہو، اس کے اندر امتحان کی وجہ سے کسی نہ کسی حد تک اضطراب ضرور پیدا ہوتا ہے۔ یہ اضطراب کبھی کبھار ذہنی دباؤ کی شکل بھی اختیار کر لیتا ہے۔ بعض اوقات یہ دباؤ محض امتحان دینے والے بچوں تک محدود نہیں رہتا بلکہ ان کے والدین کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے۔

ویسے تو اپنے ہی اسکول میں امتحان دینے والے بچے بھی دباؤ کا شکار ہوجاتے ہیں مگر جب امتحان لینے والا ادارہ داخلی انتظامیہ کی بجائے بورڈ کا ہو تو ذہنی دباؤ کی شدت میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ امتحانات کے دوران دباؤ کی وجہ سے طالب علم چڑچڑے ہوجاتے ہیں، سہمے سہمے سے رہتے ہیں، ٹھیک طرح سے سو نہیں پاتے، ان کا کھانے کو دل نہیں کرتا اور بعض اوقات وہ سر یا پیٹ درد کا شکار بھی ہوجاتے ہیں۔ عام خیال کے برعکس، یہ بات درست نہیں ہے کہ صرف نالائق طالب علم ہی امتحانات کے دباؤ کا شکار ہوتے ہیں بلکہ لائق طالب علموں کے دباؤ کا شکار ہونے کا زیادہ امکان ہوتا ہے۔ کئی ممالک میں طالب علموں کی اس کیفیت کو مدنظر رکھتے ہوئے امتحانات سے قبل انہیں ذہنی دباؤ سے محفوظ رکھنے کے لیے نا صرف خصوصی لیکچرز دیے جاتے ہیں بلکہ امتحانوں کا شیڈول بھی اس طرح مرتب کیا جاتا ہے کہ انہوں نے جو پڑھا ہوتا ہے، اس کو آسانی سے دُہرا سکیں اور کسی قسم کے دباؤ یا پریشانی کا بھی شکار نہ ہوں۔ اس سلسلے میں چھوٹے بچوں کو خاص اہمیت دی جاتی ہے۔ چھوٹے بچوں کے امتحانات سے قبل ان کے والدین سے خصوصی ملاقاتیں کی جاتی ہیں اور بہتر امتحانی ماحول فراہم کرنے کے لیے ان سے تجاویز مانگی جاتی ہیں۔ اس ضمن میں والدین سے گزارش کی جاتی ہے کہ وہ گھر پر بچوں کو پُرسکون تعلیمی ماحول فراہم کریں اور ذاتی جھگڑوں اور تنازعات سے اسے پاک رکھیں۔ اس کے علاوہ ٹی وی، موسیقی، ویڈیو گیمز اور انٹرنیٹ کے استعمال کو محدود رکھیں۔ ہر وقت پڑھائی کی تلقین نہ کریں بلکہ پڑھائی کے لیے اوقات کار مقرر کریں اور ان اوقات پر صرف نگرانی کا کام انجام دیں۔ والدین کی جانب سے اگر ان احتیاطی تدابیر کو اختیار کرلیا جائے تو یہ بچوں کی کامیابی کا پہلا زینہ ثابت ہوگا۔ والدین کے ساتھ، اساتذہ بھی بچوں میں یقین کی کیفیت اور خوداعتمادی کی فضا پروان چڑھائیں جو کہ کسی بھی معرکہ کو سر کرنے میں کلیدی حیثیت رکھتی ہے۔ اس طرح بچہ نہ صرف حصولِ تعلیم میں اعلیٰ کارکردگی دکھانے کے دباؤ سے آزاد ہوجائے گا بلکہ اس کی کارکردگی بھی بہتر ہوگی۔ ●●

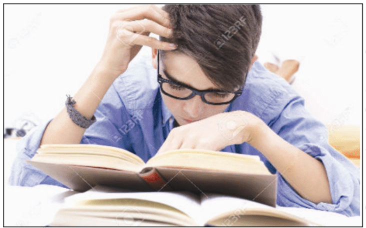

اعلیٰ تعلیم میں معاشیات کے نصاب میں کیا پڑھایا جانا چاہیے؟

بزنس لیڈرز کو کالج اور یونیورسٹی کی سطح پر معاشیات (اکنامکس) کی تعلیم حاصل کرنے سے کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں؟ اعلیٰ تعلیمی اداروں میں معاشیات کے نصاب میں عمومی طور پر پالیسی معاملات پڑھائے جاتے ہیں جیسے کہ مالیاتی پالیسی، زرعی پالیسی اور ریگولیٹری پالیسی۔ اب ذرا اس بات پر غور کریں کہ ان میں سے کتنے طالبِ علم فارغ التحصیل ہونے کے بعد مرکزی بینکوں، پارلیمان یا ریگولیٹری اداروں میں شمولیت اختیار کرتے ہیں یا انھیں وہاں کام کرنے کے مواقع فراہم ہوتے ہیں؟

جامعات سے فارغ التحصیل طلبا کی اکثریت کو مختلف کاروباری اداروں یا غیر منافع بخش اداروں میں کام کرنے کے مواقع حاصل ہو پاتے ہیں، جہاں معاشیات ان اداروں کی آمدنی، اخراجات اور آپریشنز پر اثرانداز ہوگی۔ اگر کچھ طلبا کو مختلف سرکاری اداروں میں کام کرنے کا موقع مل بھی جائے تو وہ وہاں جاکر کوئی ریگولیٹری پالیسیاں مرتب نہیں کریں گے، اس کے برعکس انھیں آمدنی پر نظر رکھنے کی ضرورت ہوگی اور عوام کو خدمات کی فراہمی یقینی بنانے کی ذمہ داری سونپی جائے گی۔

کئی طلبا کو کھیلوں کے مختلف اداروں، خیراتی اداروں وغیرہ میں کام کرنا پڑے گا، جن کی نمو کا دارومدار بزنس سائیکل اور معاشی تبدیلیوں پر ہوتا ہے۔ موجودہ تعلیمی نظام کے ناقدین کا کہنا ہے کہ کالجوں میں اکنامکس کے نصاب کا پالیسی معاملات پر زور دینا ایک بے نتیجہ کوشش ہے، جس کا مستقبل کے بزنس لیڈرز کو بامعنی اور عملی تعلیم دینے سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔

مختلف شعبہ جات میں شمولیت اختیار کرنے والے افراد کو میکرو اکنامکس اور مائکرو اکنامکس کے کچھ بنیادی حقائق سمجھنے چاہئیں، جنھیں آنے والے کئی عشروں تک انھیں اپنے پیشہ ورانہ کریئر میں استعمال میں لانے کی ضرورت پیش آئے گی۔ میکرو اکنامکس کی مدد سے معاشی سست روی، معاشی تیزی، اور افراطِ زر وغیرہ جیسے معاملات کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ کسی بھی ملک کی معیشت کے مستقبل سے متعلق پیش گوئی کرنے کے معاملے میں ماہرینِ معاشیات کا ٹریک ریکارڈ اتنا اچھا نہیں رہا۔ حالانکہ 1980ء کی کساد بازاری سے متعلق کئی ماہرینِ معاشیات نے ضرور خبردار کیا تھا، تاہم ان کا خیال تھا کہ اس کے اثرات محدود پیمانے پر ہوں گے۔ ماہرینِ معاشیات کی پیش گوئیوں کے برعکس وہ کساد بازاری انتہائی سخت ثابت ہوئی تھی۔

میکرو اکنامکس کے طالب علموں کو بزنس سائیکل کے دوران مختلف شعبہ جات کی ٹائمنگ پر بھی نظر رکھنی چاہیے۔ مثلاً، ہاؤسنگ کنسٹرکشن کا شعبہ اُس وقت بھی تیزی دِکھاتا ہے، جب معیشت کے دیگر شعبہ جات سست روی کا شکار ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ معاشی سست روی کے دور میں مرکزی بینک کا پالیسی ریٹ انتہائی کم سطح پر ہوتا ہے اور ایسے وقت میں مستحکم روزگار کے حامل افراد کم پالیسی ریٹ کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے نئے گھر خریدنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مائکرو اکنامکس، جس میں انفرادی منڈیوں کے رجحانات کو دیکھا جاتا ہے، کے طالب علموں کو یہ بات سیکھنی چاہیے کہ کسی بھی منڈی میں قلیل مدت کے بجائے طویل مدت میں لچک زیادہ دیکھی جاتی ہے۔ بہ الفاظِ دیگر اس کا مطلب یہ ہے کہ قیمتوں میں تبدیلی کا طلب پر اثر اگلے ایک ہفتہ یا مہینہ کے دوران ظاہر ہونے کے بجائے کئی مہینوں یا سال بعد دیکھا جاتا ہے۔ اس کی ایک مثال یہ ہے کہ، جب پیٹرول کی قیمتیں بڑھتی ہیں تو بہت کم صارفین اپنی گاڑی کم چلاتے ہیں، اس کے بجائے صارفین ایسی گاڑیوں کی خریداری کو ترجیح دیتے ہیں، جو کم پیٹرول پیتی ہوں۔ اس عمل کا اثر پیٹرول کی کھپت پر کئی مہینوں یا سال بعد ظاہر ہونا شروع ہوتا ہے۔ پیٹرول پر چلنے والی موجودہ گاڑیوں کی تعداد کم کرنے یا متبادل ایندھن پر منتقل کرنے میں وقت درکار ہوتا ہے، اس کے باعث پیٹرول کی قیمتوں کا اس کی کھپت پر فوری اثر مشکل نظر آتا ہے۔ اسی طرح، قیمتوں میں تبدیلی کا رسد پر اثر بھی ایک عرصہ بعد نظر آنا شروع ہوتا ہے۔ بڑھتی قیمتوں پر قابو پانے کے لیے فوری طور پر رسد بڑھانا ممکن نہیں ہوتا، نئی پیداوار بڑھانے یا درآمد کرنے میں ایک مخصوص وقت درکار ہوتا ہے، جس کے بعد ہی قیمتوں پر قابو پانا ممکن ہوتا ہے۔

کامل مسابقت (پرفیکٹ کامپی ٹیشن) پر بہت زیادہ زور کے باعث مائکرو اکنامکس کا نصاب طلبا کو مسابقت کا غلط رُخ دِکھاتا ہے، کیونکہ تھیوری سے باہر حقیقی دنیا میں کامل مسابقت کہیں نہیں ہوتی۔ تاہم کامل مسابقت کی عدم موجودگی سے یہ بات بھی اخذ نہیں کرنی چاہیے کہ ایک منڈی میں مسابقت بالکل بھی نہیں پائی جاتی۔

کئی مصنوعات کے متبادل دستیاب ہوتے ہیں۔ ایک امریکی جریدے کی رپورٹ کے مطابق 14 بڑی کارپوریشنز دنیا بھر میں 60 سے زائد آٹو برانڈز کو کنٹرول کرتی ہیں اور اس فہرست میں مستقبل میں متوقع طور پر اُبھر کر سامنے آنے والی کئی آٹو کارپوریشنز شامل نہیں ہیں، جیسے ٹیسلا۔ بہ الفاظِ دیگر، مسابقت موجود ضرور ہے لیکن وہ انتہائی محدود ہوتی ہے۔ بلاشبہ اعلیٰ تعلیم کی سطح پر معاشیات کے پڑھائے جانے والے نصاب میں طلبا کے سیکھنے کے لیے بھی بہت کچھ موجود ہے، تاہم پالیسی پر زیادہ توجہ اس کی افادیت کو ضرور کم کرتی ہے۔ ●●

ڈپلومہ کورس ان آپٹومیٹری ممبئی میں داخلے
(NEET کے بغیر دوسالہ ڈپلومہ کورس)

ایڈمیشن الرٹ

بی۔ایم۔سی۔ ممبئی کے محکمہ صحت کے زیر نگرانی مرلی دیورا مہاپالیکا نیترا روگنالیہ (ہاسپٹل) کے اسکول آف آپٹومیٹری (چشمے اور بصارت سے متعلق) تعلیمی سال 2024-2025 کے لئے مندرجہ ذیل ڈپلومہ کورس میں داخلے بارہویں (سائنس) کے فیصد نمبرات کی بنیاد پر ہونگے۔ کسی بھی داخلہ امتحان CET یا NEET کی ضرورت نہیں۔

کورس: ڈپلومہ کورس ان آپٹومیٹری (دوسال)
کل سیٹس: 20

داخلہ فارم: دوسالہ ڈپلومہ کورس کے داخلے کے لئے درخواست فارم ادارہ کے پتہ سے 500 پانچ سو روپئے ادا کرکے حاصل کرسکتے ہیں۔

آخری تاریخ: داخلہ فارم 24/6/2024 سے 26/7/2024 شام 5 بجے تک بذاتِ خود کالج کے پتہ پرجمع کروائیں۔

پتہ: 6th فلور، اسکول آف آپٹومیٹری، مرلی دیورا مہاپالیکا نیترا ہاسپٹل، مولانا شوکت علی روڈ، دوٹاکی، گرانٹ روڈ (East) ممبئی۔400008

تعلیمی قابلیت: امیدوار (درخواست کرنے والا) بارہویں (سائنس)، فزکس، کیمسٹری، بائیلوجی (PCB) کامیاب ہو۔ داخلے کے لئے صرف 20 سیٹس ہے اسلئے بارہویں کے زیادہ فی صد نمبرات والے طلبہ کے سلیکٹ ہونے کے امکانات زیادہ ہیں۔

کورس کی فیس: دوسالہ کورس کی فیس 60000/. روپیئے۔ (چھ۔چھ مہینے کے چار سیمیسٹر کی ہر سیمیسٹر کے پندرہ ہزار)

ضروری نوٹ: (۱) 01-06-2024 کو طالب علم کی عمر 25 سال سے کم ہو۔

(۲) داخلہ 12th کے بورڈ امتحان کے نمبرات (Percentage) کی بنیاد پر ہوگا اس لئے کم فیصد نمبرات والے درخواست کرنے سے پہلے پچھلے سالوں کا (Cut Off) معلوم کرلیں۔ اس کورس میں Limited Seats ہے اسلئے زیادہ فی صد نمبرات والوں کو ہی داخلہ ملنے کے چانس ہوتے ہیں۔

(۳) فارم بھرنے کی آخری تاریخ = 26-07-2024

(۴) آفس کے نوٹس بورڈ پر میرٹ لسٹ لگنے کی تاریخ = 29-07-2024

(۵) طلبہ کے اصل کاغذات کی جانچ = 31-07-2024

(۶) کورس کی شروعات =01-08-2024

گورنمنٹ ڈینٹل کالج وہاسپٹل ممبئی میں داخلے
(NEET کے بغیر دوسالہ ڈپلومہ کورس)

تعلیمی سال 2024-2025 کے لئے مندرجہ ذیل ڈپلومہ کورسیس میں داخلے بارہویں (سائنس) کے فیصد نمبرات کی بنیاد پر ہونگے۔ کسی بھی داخلہ امتحان CET یا NEET کی ضرورت نہیں۔

کورسیس: ۱۔ڈپلومہ کورس ان ڈینٹل ہائجینسٹ (دوسال)، ۲۔ ڈپلومہ کورس ان ڈینٹل میکانک (دوسال)

داخلہ فارم: دوسالہ ڈپلومہ کورسیس کے داخلے کے لئے درخواست فارم ادارہ کی ویب سائٹ www.gdcmumbai.edu.in پر دستیاب ہے۔

آخری تاریخ: داخلہ فارم 21/6/2024 سے 19/7/2024 شام 5 بجے تک پوسٹ سے یا بذاتِ خود کالج کے پتہ پرجمع کروائیں۔

پتہ: سپرنٹنڈنٹ، گورنمنٹ ڈینٹل کالج اینڈ ہاسپٹل، سینٹ جارج ہاسپٹل کمپاؤنڈ، پی۔ڈی میلو روڈ، سی ایس ٹی کے بازو، ممبئی 400001

تعلیمی قابلیت: امیدوار (درخواست کرنے والا) بارہویں (سائنس)، فزکس، کیمسٹری، بائیلوجی (PCB) کامیاب ہو۔

ضروری کاغذات: درخواست کے ساتھ خود کی دستخط (Self Attested) کئے ہوئے مندرجہ ذیل سرٹیفکیٹ درکار ہونگے۔

۱۔کالج کی ٹی۔سی (Leaving Certificate)
۲۔دسویں کامیاب مارک لسٹ اور بورڈ سرٹیفکیٹ
۳۔بارہویں کامیاب مارک لسٹ اور بورڈ سرٹیفکیٹ
۴۔بارہویں کتنے بار امتحان دے کر کامیاب کئے (Attempt Certificate)
۵۔جسمانی طور پر صحت مند ہونے کا ڈاکٹر کا سرٹیفکیٹ
۶۔اگر پچھڑے طبقات سے ہو تو ذات کا سرٹیفکیٹ (Caste Certificate)
۷۔Non Cremy Layer Certificate
۸۔مہاراشٹر ریاست کا رہائشی سرٹیفکیٹ (Domicile Certificate) اور نیشنلٹی سرٹیفکیٹ
۹۔اگر 12th جماعت پاس ہونے کے کچھ سال بعد درخواست دے رہے ہو تو Gap Certificate لازمی ہے۔
۱۰۔آدھار کارڈ

نوٹ: (۱) دونوں ڈپلوما کے لئے الگ الگ درخواست دینا ہوگا۔ کورس کی فیس نہایت کم تقریباً پانچ سو روپیے۔

(۲) داخلہ 12th کے بورڈ امتحان کے نمبرات (Percentage) کی بنیاد پر ہوگا اس لئے کم فیصد نمبرات والے درخواست کرنے سے پہلے پچھلے سالوں کا (Cut Off) معلوم کرلیں۔ اس کورس میں Limited Seats اسلئے زیادہ فی صد نمبرات والوں کو ہی داخلہ ملنے کے چانس ہوتے ہیں۔

آفس کا فون نمبر و میل:
email:deangdch_mumbai@yahoo.com
website:www.gdcmumbai.edu.in
022-22620668،

قمر الزماں خان

●●

انشومن راج کے UPSC مینز کے لیے نکات:
مضمون، اخلاقیات اور اختیاری کو حاصل کریں۔ نصاب اور کرنٹ افیئرز کا تناسب 35:65 ہونا چاہیے

انکر شارچا

میرا نام انشومن راج ہے۔ میں بکسر، بہار کا رہنے والا ہوں۔ میں نے کولکتہ سے میرین انجینئرنگ کی تعلیم حاصل کی ہے۔ میں نے ہانگ کانگ میں تقریباً پانچ سال کام کیا۔ 2018 میں پہلی بار UPSC سول سروسز امتحان میں کامیابی حاصل کی۔ اس امتحان کے ذریعے، مجھے IRS۔ کسٹمز اور ٹیکس سروس کے لیے منتخب کیا گیا۔ میں نے 2019 میں ایک بار پھر سول سروسز کا امتحان دیا۔ میں دوسری کوشش میں آئی اے ایس کے لیے منتخب ہوگیا۔ فی الحال، میں نرسنگھ گڑھ، راج گڑھ، مدھیہ پردیش میں تعینات ہوں۔ یو پی ایس سی سول سروسز کا ابتدائی امتحان 16 جون کو منعقد ہوا ہے۔ آج ٹاپرس منتر میں ہم آئی اے ایس آفیسر انشومن راج سے سیکھیں گے کہ یو پی ایس سی مینس امتحان کی تیاری کیسے کی جائے۔

نصاب کو غور سے پڑھیں اور سمجھیں: پریلمس میں فائدہ یہ ہے کہ چونکہ یہ MCQ پر مبنی امتحان ہے، اس لیے ہر سوال کا جواب ہمارے سامنے موجود ہے۔ ایسے میں اگر ہمارے تصورات واضح ہوں تو جواب کیا جا سکتا ہے۔ بنیادی نصاب کو اچھی طرح سے تیار کریں۔ یہاں تک کہ اگر UPSC کسی مخصوص میگزین یا اخبار سے کوئی سوال پوچھتا ہے تو ایسے سوالات کی تعداد صرف 2 سے 5 ہوتی ہے۔ ایسے میں ان سوالات پر اپنا وقت ضائع نہ کریں۔ UPSC رجحان کو ڈی کوڈ نہیں کر سکتے، بنیادی مضامین پر توجہ مرکوز کریں۔ کوئی نہیں جانتا کہ اگلی بار UPSC کیا پوچھنے والا ہے۔ کسی بھی رجحان پر عمل کرنے کے بجائے، جامد حصوں اور حالات حاضرہ پر توجہ دیں۔ ان دونوں چیزوں کے درمیان 65 سے 35 کا تناسب رکھیں۔ اگر آپ کا نصاب مضبوط ہے تو آپ حالات حاضرہ کے سوالات سے بھی نمٹ سکیں گے۔ روزمرہ کے حالات حاضرہ کے لیے الگ کلاس لینے کے بجائے دو سے تین بنیادی ذرائع پر عمل کریں۔ جبکہ، بنیادی ذرائع یعنی NCERT اور ایک یا دو حوالہ جاتی کتابوں سے جامد حصے کی تیاری کریں۔ ان کتابوں کا متعدد مطالعہ کریں اور تصورات کو سمجھ کر تیاری کریں۔ مضمون کے لیے آسان زبان کا استعمال ضروری ہے۔ میں نے پہلی کوشش میں مضمون کے پرچے میں 250 میں سے 147 نمبر حاصل کیے تھے۔ UPSC کا مطالبہ ہے کہ آپ سب سے زیادہ آسانی سے جلدی اور سمجھ میں آنے والی زبان استعمال کریں۔ اگر کسی سوال کا مطالبہ ایسا ہے کہ آپ جواب کو شعر یا اقتباس سے شروع کرنے سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں تو اسی طرز پر عمل کریں۔ اگر آپ ضرورت محسوس نہیں کرتے ہیں تو، ایک مقررہ سانچے پر جواب دینے سے گریز کریں۔ اگر آپ چاہیں تو اپنے لیے دو تین سانچے تیار کرلیں۔ فرضی امتحان میں مضمون کی مشق کریں۔ اس سے آپ کو یہ سمجھنے میں مدد ملے گی کہ آپ کو کن موضوعات میں دشواری کا سامنا ہے اور کون سے عنوانات آپ کے لیے آسان ہیں۔ مضمون کا عنوان منتخب کریں اور ایک کھردرا ڈھانچہ تیار کریں۔ پیپر کے دوران 10 منٹ نکالیں اور منتخب کریں کہ آپ کس موضوع میں اپنا بہترین پیش کرسکیں گے اور اپنے جوابات سے ثابت کریں کہ آپ میں دور اندیشی ہے۔ اپنے مضمون کو کسی نہ کسی صفحے میں پہلے سے ترتیب دیں، بشمول آپ اسے کیسے شروع کریں گے یا آپ ڈھانچہ میں کیا شامل کریں گے۔ اسے عنوانات اور ذیلی عنوانات میں تقسیم کریں۔ لکھنے سے پہلے آپ کو یقین ہونا چاہیے کہ آپ اس موضوع پر 1000 سے 1200 الفاظ میں کتنا مواد دے سکیں گے۔ اپنے مضمون کو ہمیشہ کسی نتیجے پر ختم کریں۔ ایسا نہیں لگنا چاہئے کہ آپ نے کوئی کہانی سنائی ہے، اس لیے اسے ایک سمت دینا ضروری ہے۔ اخلاقیات کے جوابات ظاہر کرتے ہیں کہ آپ فیصلے کرنا جانتے ہیں۔ ایتھکس پیپر مینز کے لیے سب سے اہم ہے۔ آپ کی فیصلہ سازی کی مہارت اس مقالے کے ذریعے جانچی جاتی ہے۔ ایسی صورتحال میں یہ ضروری ہے کہ آپ بنیادی باتوں کو سمجھیں۔ سالمیت، ہمدردی جیسے الفاظ کی معیاری تعریفیں تیار رکھیں۔ کیس اسٹڈیز بھی تیار رکھیں۔ اس پیپر کا سلیبس چھوٹا ہے اور اس میں کچھ نیا کرنے کی زیادہ سے زیادہ گنجائش ہے۔ اپنے جواب کے ذریعے یہ بتانے کی کوشش کریں کہ آپ کیسے سوچتے ہیں اور کیا آپ کے ذہن میں فطری انصاف کا احساس ہے یا نہیں۔ اس مقالے کے سوالات کے جوابات دیتے وقت یہ بات ذہن میں رکھیں کہ مقصد صرف اخلاقی اقدار کو کاغذ پر لکھنا نہیں ہے بلکہ انہیں منطقی انداز میں پیش کرنے سے آپ کا کام مکمل ہو جائے گا۔ پہلے پڑھنے کے ساتھ مائیکرو سلیبس کی فہرست بنائیں جب آپ پہلی پڑھائی کر رہے ہوں تو بیک وقت ذیلی عنوانات کی فہرست بنانے کی کوشش کریں۔ اسے اس طرح سمجھیں۔ اگر کوئی موضوع پیپر 1 سے متعلق ہے، لیکن اسے پیپر 2 میں دہرایا گیا ہے، تو آپ کو سمجھنا پڑے گا کہ دونوں پیپرز کے مطابق اس سوال کا جواب کیسے دیا جائے۔ ایسی صورتحال میں اپنا مائیکرو سلیبس خود تیار کریں۔ دوسروں سے مختلف جوابات لکھنے کے لیے قدر میں اضافہ کریں۔ اپنے جواب کو دوسروں سے مختلف بنانے کے لیے، اپنی پڑھائی کے ساتھ کچھ خاص نکات شامل کرتے رہیں۔ مثال کے طور پر، PRS کی ویب سائٹ سے مختلف کمیٹیوں کی سفارشات کو نوٹ کریں۔ آپ کچھ کتابوں سے اچھے اقتباسات بھی نوٹ کر سکتے ہیں۔

ان چیزوں کو اہمیت کے مطابق مختلف زمروں میں تقسیم کریں۔ اس طرح آپ ویلیو ایڈیشن کر سکتے ہیں۔ آپ کے جواب میں مواد جتنا مضبوط اور نیا ہوگا، آپ کا اسکور دوسروں کے مقابلے اتنا ہی بہتر ہوگا۔ تصوراتی نوٹ تیار کریں۔ آپ نوٹ بندی کے لیے کسی ایک ذریعہ سے مدد لے سکتے ہیں۔ ایسی صورتحال میں نوٹ بندی میں آپ کا کم سے کم وقت لگے گا۔ ان نوٹوں کی مدد سے اپنے مائیکرو نوٹ بنائیں۔ جب آپ کے پاس امتحان سے 10 سے 15 دن پہلے ہوں تو اس سے مدد لیں۔ ہسٹری تھیوری اور پولیٹیکل سائنس کے مختلف تصورات کے لیے الگ الگ نوٹ بنائیں۔ جوابی پرچہ میں پیشکش پر توجہ دیں۔ جوابی پرچہ میں بہت زیادہ خاکے بنانے سے گریز کریں۔ اگر آپ ایسے خاکے یا فلو چارٹ بنا سکتے ہیں، جس سے آپ کا جواب اچھا لگے، تو صرف انہیں بنائیں۔ ایسا نہ ہو کہ آپ ہندوستان کے نقشے میں ممبئی کو تلاش کر رہے ہوں۔ اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اگر آپ پیراگراف یا بلٹ پوائنٹس کی مدد سے اپنی بات کو اچھی طرح بیان نہیں کر پا رہے ہیں تو پھر مختلف ٹولز پر عمل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ●●